سائنسی نظریات اور قرآن

ڈاکٹر مظفر سلطان حسن ترابی
گورنمنٹ رضا انٹر کالج، رامپور

خالق رحیم وکریم اور مالک علیم وخبیر کی کتاب عظیم ''قرآن حکیم'' چونکہ رہتی دنیا تک کے لئے تمام بنی نوع انسان کے دینی ودنیوی سود وبہبود اور فلاح ونجاح کی بشارت وضمانت لے کر ایک مکمل دستور حیات وآئین زندگی اور نہایت جامع ضابطۂ کارولائحۂ عمل کی حیثیت سے مبدء فیاض کی بارگاہ سے نازل ہوا ہے اس لئے انسانی ذات وصفات اور بشری حیات وکائنات کے ایک باقاعدہ انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت و اہمیت رکھتا ہے۔ اس اعتبار سے نہ تو اس کتاب کا یہ دعویٰ بے بنیاد معلوم ہوتا ہے کہ لارطب ولایابس الا فی کتاب مبین[۱] یعنی ''کائنات کی کوئی خشک وترشئ ایسی نہیں مگر یہ کہ وہ اس روشن کتاب قرآن میں موجود ہے۔'' اور نہ ہی اس کتاب کا یہ اعلان مبالغہ آمیز نظر آتا ہے کہ ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی کتاب مبین[۲] ولا اصغرُ من ذالک ولااکبر الا فی کتاب مبین[۳] یعنی ''اور دنیا میں ایک ذرہ سے بھی چھوٹی اور اس سے بڑی کوئی چیز ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ کتاب مبین قرآن حکیم میں موجود ہے۔'' کیونکہ جب ہم قرآن کریم کے ہمہ جہت وہمہ گیر موضوعات ومضامین کی جامعیت ومعنویت کا مطالعہ کرکے ان سے استفادہ کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی جامع کتاب اور اتنا مکمل صحیفہ ہے جو تمام انسانی اور سائنسی علوم وفنون پر محیط ومشتمل ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ خواہ ارتقاء پذیر انسانی سماج کے جذبۂ تلاش وجستجو اور ذوق تحقیق وتدقیق کے ارتقائی دور کے مختلف عبوری مراحل ہوں یا سماجی وسائنسی طور پر ترقی یافتہ بشری معاشرے کے گوناگوں انکشافات وایجادات کے تکمیلی منازل قرآن حکیم نے جگہ جگہ موقع بہ موقع نہ صرف یہ کہ انسانی وسائنسی علوم وفنون کی کہیں واضح اور کہیں خفیف نشاندہی کی ہے بلکہ کہیں کہیں تو انسانی ذات وکائنات کے مختلف شعبہ ہائے حیات اور معاملات زندگی سے متعلق متعدد امور وحقائق اور مسائل ووسائل کو بھی مجمل اور مفصل دونوں ہی طرح سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ اس مقدس ومتبرک کتاب میں اساطیر وقصص تواریخ وسیر، تہذیب وتمدن، روایت وثقافت، معیشت ومعاشرت، تجارت

و زراعت ، صنعت وحرفت ، سیاحت ومسافرت ، عبادات ومعاملات فقہیات ومذہبیات ، دینیات وعرفانیات، مادیات وروحانیات، معقولات ومنقولات ، ادبیات ولسانیات ، سماجیات وعمرانیات، معاشیات واقتصادیات، سیاسیات واخلاقیات ، ارضیا ت وفلکیات ، بحریات ومعدنیات، موسمیات وفضائیات ، نباتات وجمادات ،نفسیات وجسمانیات ،طبیعات وذہنیات،علم الابدان وعلم الادیان،علم الحیات وعلم الحیوانات ،علم نجوم وعلم الافلاک ، باغبانی وجہازرانی اور سپہ گری واسلحہ سازی وغیرہ کے ساتھ ہی ہر طرح کے حقوق وفرائض جیسے تمام موضوعات کا کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔

جہاں تک سائنسی علوم کی بات ہے تو اس عظیم کتاب میں اشرف المخلوقات انسان کی عقل سلیم کے اعتبار واعتماد کو اجاگر کرنے کے لئے سائنسی نظریات کے مبانی ومبادیات اور مراکز منابع کے اشاروں اور اشاریوں کو بیان کرکے کائنات کے اسرار ورموز اور نکات ومضمرات کی نشاندہی کی گئی ہے اور افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا [۲] یعنی'' کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں ؟'' کی سخت تاکیدی ترغیب وتشویق کے ذریعے اہل فکر ونظر، صاحبان عقل وخرد، ارباب شعور وادراک اور اصحاب تدبیر وتدبر کو بحروبر، دشت ودر، کو ہ و صحرا، وادی وبیابان ، زمین وآسمان اور فضا وہوا کی سیروسیاحت کرکے اور ان کے سینوں میں چھپے ہوئے قدرت کے خزانوں کو تلاش کرکے اپنے تجربات ومشاہدات کے سہارے ان کی مناسب ترتیب وترکیب سے نئی نئی ایجادات اور اپنے جذبۂ تحقیق وتجسس کی بدولت نئے نئے انکشافات کے لئے حوصلہ افزا دعوت دی گئی ہے ۔ اور ان کے ذوق تلاش اور شوق ارتقاء کو تیز اور مہمیز کرکے مسلسل پیشرفت کی تحریک پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بنیاد پر خالق کائنات ومالک موجودات کی قدرت وحکمت اور اقتدار واختیار کو واضح کرکے اس کی خلاقیت ورزاقیت، ملکیت ومالکیت اور ربوبیت ومعبودیت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

یوں تو قرآن کریم کی جن آیات بابرکات میں سائنسی علوم کے نکات ونظریات اور مبادیات ومضمرات کی نشاندہی کی گئی ہے ان کی تعداد اتنی کثیر ہے کہ انہیں مکمل طور پر شرح وبسط کے ساتھ ضبط تحریر میں لانے کے لئے کئی ضخیم مجلدات درکار ہوں گی۔ اس لئے اختصار کے پیش نظر اجمالی طور پر صرف چند ایسے مقامات ومواقع کے بیان پر اکتفا کی جارہی ہے جن میں خالق حکیم وقدیر اور مالک

علیم وخبیر کی قدرت وکمالات کے آثار وعلامات کے طور پر سائنسی علوم کے مبانی ومنابع کے اشارے اور اشاریئے بہت واضح اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

چنانچہ ارضیات وفلکیات ، بحریات وموسمیات اور جمادات ونباتات جیسے سائنسی موضوعات ونظریات کے سلسلے میں تخلیق ارض وسما گردش لیل ونہار، بے کراں سمندروں اور بے پایاں دریاؤں کے سینوں پررواں و دواں کشتیوں اور جہازوں کی سمت ورفتار اور ان سے لوگوں کو پہنچنے والے منافع وفوائد آسمان سے نازل ہوکر مردہ وافتادہ بیکار ومردہ زمینوں اور پژمردہ کھیتوں کو دوبارہ زندہ اور سرسبز وشاداب کردینے والی باران رحمت ، سبزہ زاروں اور مرغزاروں میں چلنے پھرنے والے قسم قسم کے چوپایوں ، خوشگوار وفرحت بخش ہواؤں کے جھونکوں اور زمین وآسمان کے درمیان آویزاں وجنباں منڈلاتے ہوئے ابر گہر بار کے فیوض وبرکات کو صاحبان عقل وخرد کے لئے اپنی قدرت کاملہ کی نشانیاں قرار دیتے ہوئے سورۂ مبارکہ بقرہ میں رب کریم کا ارشاد ہے :

''بے شک زمین وآسمان کی تخلیق اور رات دن کے ردو بدل میں، اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے لئے فائدہ مند اور نفع بخش اسباب واشیاء یعنی تجارتی سازوسامان دریاؤں اور سمندروں میں لے کر چلتی ہیں اور اس فیض بخش پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا اور پھر اس سے زمین کو مردہ وبیکار ہوجانے کے بعد دوبارہ جِلا کر سرسبز وشاداب کردیا اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلائے، اور ہواؤں کو چلانے میں اور بادل میں جو خدا کے حکم سے زمین وآسمان کے درمیان گھرا ہوا معلق رہتا ہے۔ غرض کہ ان سب باتوں میں عقل والوں کے لئے خدا کی قدرت وحکمت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔'' ۵

اسی طرح تخلیق کائنات کے سلسلے میں ارضیات وفلکیات ، بحریات ومعدنیات ، موسمیات وفضائیات نیز مشروبات وغذائیات اور معاشیات واقتصادیات کے ساتھ ہی مادۂ تخلیق اور علم الحیات وعلم الحیوانات کے حوالے سے کئی سائنسی نظریات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور ان کے ذریعے اہل ذکر وشکر اور صاحبان عقل وفکر کو خدا کی قدرت وکمالات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سورۂ نحل میں ارشاہوتا ہے :

''اسی نے زمین وآسمان کو برحق وباحکمت پیدا کیا تو لوگ جن کو اس کا شریک بناتے ہیں وہ ان سے برتر ہے ۔ اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ انسان ہی اپنے خالق کا دشمن ہوگیا۔

اسی نے چوپایوں کو پیدا کیا۔جن کی کھال اور اون میں تمہارے لئے جڑ اول اور دوسرے کھانے پہننے کے نفع بخش اور فائدہ مند سازو سامان بھی ہیں۔ اور جب تم انہیں صبح چرانے کے لئے جاتے ہو اور شام کو واپس لاتے ہو تو ان سے تمہاری رونق ہوتی ہے اور جن شہروں میں تم بغیر سخت زحمت ومشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے وہاں چوپائے تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار بڑا رحم کرنے والا شفیق ومہربان ہے۔ اور اسی نے گھوڑوں ، خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے زیب وزینت اور شان وشوکت بھی ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی چیزیں پیدا کی ہیں جنہیں تم جانتے بھی نہیں ہو۔ اور سیدھے راستے کی ہدایت تو خدا ہی کے ذمہ ہے۔ اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا۔ وہ خدا وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس میں سے تم پیتے ہو اور جس سے درخت سرسبز وشاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے مویشیوں کو چراتے ہو۔ اور خدا اسی پانی سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے ۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے خدا کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے اور اپنے پروردگار کے حکم کے تابع رات اور دن اور چاند اور سورج اور ستاروں کو بھی تمہارا تابع بنادیا ہے ۔ بے شک اس میں صاحبان عقل وخرد کے لئے قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور اس نے تمہارے لئے زمین میں جو مختلف رنگوں کی چیزیں پیدا کیں۔ بے شک ان میں بھی اہل ذکر وفکر کے لئے خدا کی قدرت وحکمت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ وہ خدا وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے قبضہ میں کر دیا ہے تاکہ تم اس میں سے مچھلیوں کا تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (کے لئے بھی موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنتے ہو۔اور تم کشتی کو دیکھتے ہو کہ دریا کے سینے پر اس کے پانی کو چیرتی ہوئی رواں دواں رہتی ہیں، تاکہ تم ان کے ذریعے تجارت کے لئے سیر وسیاحت کر کے اللہ کے فضل وکرم سے اپنا نفع اور فائدہ تلاش کرو اور اس کی نعمتوں اور عنایتوں کا شکر ادا کرو، اور اسی نے زمین کے سینے پر بھاری بھرکم پہاڑوں کو گاڑ دیا ہے تاکہ زمین تمہیں لے کر جھک نہ جائے۔ اور نہریں ، ندیاں اور راستے بنائے تاکہ تم آرام اور آسانی سے منزل مقصود تک پہنچو۔اور تمہاری رہنمائی کے لئے اور بھی بہت سی علامتیں اور نشانیاں اور ستارے بھی پیدا کئے ہیں جن سے لوگ راستہ اور منزل کا پتہ معلوم کرتے ہیں۔تو کیا وہ خدا جو اتنی ساری چیزوں کو پیدا کرتا ہے وہ ان بتوں کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے ۔ کیا تم اتنا بھی

نہیں سمجھتے ۔''۶

اسی سورۂ مبارکہ میں باران رحمت کے نزول اور اس سے مردہ وافتادہ زمینوں کی نئی زندگی اور پژمردہ کھیتوں کی شادابی ، دودھ دینے والے جانوروں کے جسم میں چارہ اور غذا کے کیمیاوی عمل کے بعد دودھ کی شکل میں مقوی اور شیریں وخوشگوار مشروب اور انگور جیسے غذا ئیت اور دوائیت سے بھر پور خوش مزہ پھلوں کے کیمیاوی عمل کے نتیجے میں شراب وسرکہ کی پیداوار اور شہد کی مکھی کے ذریعے چوسے گئے پھلوں اور پھولوں کے رس کے کیمیاوی عمل سے شیریں وخوشگوار اور نفع بخش وشفا بخش، غذائیت ودوائیت سے بھرپور مشروب شہد جیسی مفید ومقوی چیز کے حوالے سے ارضیات وفلکیات نباتات وجمادات کیمیا وادویات اور معاشیات واقتصادیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔اور اہل فکر ونظر اور صاحبان عقل وخرد کو خدا کی قدرت وکمال کی نشانیوں کی طرف دعوت فکر ونظر دیتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے :

'' اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پس اس کے ذریعے مردہ وبنجر زمینوں کے بے کار وبے جان ہوجانے کے بعد پھر سے زندہ وجاندار اور سرسبز وشاداب کیا۔ بے شک اس میں سننے اور سمجھنے والی قوم کے لئے خدا کی قدرت وحکمت کی بڑی روشن نشانی ہے۔ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت ونصیحت کی باتیں ہیں کہ ان کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اسی میں سے ہم تم کو خالص اور خوشگوار دودھ پلاتے ہیں اور کھجور اور انگور جیسے پھلوں سے شیریں وبہترین رزق عطا کرتے ہیں جس سے تم شراب اور سرکہ جیسی بری اور اچھی دونوں طرح کی غذا تیار کرتے ہو۔ بے شک اس میں صاحبان عقل وخرد کے لئے خدا کی قدرت کاملہ کی بڑی نشانی ہے۔ اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو وحی کے ذریعے ہدایت کی کہ تو پہاڑوں ، درختوں پر اور ٹٹیوں کے اونچے اونچے مکانوں میں اپنے چھتے بنالے پھر ہر طرح کے پھلوں اور ان کے پھولوں سے رس چوس لے پھر اپنے پروردگار کے راستے پر تابعداری وفرمانبرداری اور اطاعت گزاری کے ساتھ روانہ ہوجا۔شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا مشروب یعنی شہد نکلتا ہے۔ اس میں لوگوں کے لئے بیماریوں سے شفا ہے۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے قدرت خدا کی بہت بڑی نشانی ہے۔ ۷

آگے چل کر اسی سورۂ مبارکہ میں انسان کی خلقت ، ان کے اعضاء وجوارح اور پرندو چرند اور ان سے حاصل ہونے والے مختلف فیوض وفوائد کے حوالے سے عمرانیات ومعاشیات اور فضائیات

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علم الحیات وعلم الحیوانات کی طرف توجہ دلاکر صاحبان ایمان وامتنان کو اللہ کی قدرت وکمال کی طرف دعوت فکر ونظر دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

'' اور خداہی نے تم کوتمہاری ماؤں کے پیٹ سے ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم بالکل بے علم اور ناسمجھ تھے، اور اس نے تم کو کان دئے اور آنکھیں عطا کیں اور دل عنایت فرمائے تاکہ تم شکر بجالاؤ۔ کیا لوگ پرندوں کوغور سے نہیں دیکھتے جو آسمان کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے محو پرواز رہتے ہیں، ان کوصرف خدا ہی گرنے سے بچائے رکھتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے قدرت وحکمت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور خدا ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کوتمہاری سکونت گاہ قرار دی ہے۔اور اسی نے تمہاری لئے چوپایوں کی کھالوں سے خیموں کی شکل میں ایسے ہلکے پھلکے گھر بنائے جنہیں تم سبک پاکر اپنے سفر وحضر میں استعمال کرتے ہو، اور اس نے ان کے روئیں اور بالوں سے تمہارے لئے قیامت تک کے لئے وسائل زندگی سے متعلق بہت سی کار آمد چیزیں بنائیں اور سازوسامان مہیا کئے۔ اور خدا ہی نے تمہارے آرام وسکون کے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں کے غاروں کی شکل میں گوشہ گاہ وپناہ گاہ اور اقامت گاہ بنائیں اور تمہارے لئے پوشاک بنائیں جوتمہیں سردی گرمی سے محفوظ رکھتی ہیں اور ایسے آہنیں لباس بنائے جوتمہیں ہتھیاروں کی ضرب سے بچالیں۔ اسی طرح خداتم پر اپنی نعمتیں تمام کرتا ہے تاکہ تم اس کی اطاعت گزاری وفرمانبرداری کرو۔ ۸

سورۂ مبارکہ حج میں انسان کی تخلیق کے سلسلے میں رحم مادر میں زیرتخلیق بچے کے تدریجی ارتقا کو واضح کرتے ہوئے اس کی خلقت کے تشکیلی مراحل اور تکمیلی منازل کی پوری طرح وضاحت کرکے علم الاجسام وعلم الحیات کی بڑی تفصیل کے ساتھ اس انداز سے ترتیب وارتشریح کی گئی ہے جس کی مکمل تصدیق وتائید آج کی جدید ترین سائنسی تحقیقات اور طبی انکشافات سے بخوبی ہوتی ہے چنانچہ ارشاد کیا گیا ہے:

'' اے لوگو! اگرتم کومرنے کے بعد پھر سے زندہ کئے جانے میں کسی طرح کاکوئی شک وشبہ ہے تو ہم نے یقیناً پہلے تم کومٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھرمنجمد خون کے تھکّے سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا سڈول ہو یا ادھورا بے ڈول، تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت وحکمت کو روشن وواضح کردیں۔ اور ہم عورتوں کے رحموں میں جس نطفے (جنین) کو چاہتے ہیں ایک معین مدت اور مقررہ

وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر پیدا کرتے ہیں ۔ پھر تمہیں پالتے پوستے اور پروان چڑھاتے ہیں تا کہ تم اپنے بلوغ اور شباب کو پہنچو۔ اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو بڑھاپے سے پہلے ہی فوت ہوجاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو معذور ومجبور زندگی بڑھاپے تک کھینچ لاتے ہیں تا کہ جاننے اور سمجھنے کے بعد پھر سٹھیا کے کچھ بھی نہ سمجھ سکیں۔ اور تم مردہ وافتادہ بیکار زمین دیکھ رہے ہو، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ زندہ اور سرسبز وشاداب ہوکر لہلہانے اور ابھرنے بڑھنے لگتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ ہماری قدرت وحکمت کے یہ کرشمے اس لئے ہیں تا کہ تم جان اور سمجھ لو کہ بے شک خدا برحق ہے اور یقیناً وہی مردوں کو جلاتا ہے اور بے شک ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور بے شک جولوگ قبروں میں ہیں ان کو خدا دوبارہ زندہ کرے گا۔'' ۹

موجودہ تازہ ترین مسلّمہ سائنسی تحقیقات اور طبی انکشافات کے مطابق رحم مادر میں دنوں ہفتوں اور مہینوں کے حساب سے بچے کے تخلیقی ارتقاء کے اعتبار سے اس کی ہیئت وحیثیت میں جو مرحلہ وار تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس سلسلے میں سورۂ مبارکہ مومنون میں مزید وضاحت کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے :

''اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے جو ہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسکو ایک محفوظ جگہ یعنی رحم مادر میں نطفہ کی شکل میں رکھا، پھر ہم نے لطفے کو منجمد خون بنایا، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، ہم نے اس میں روح ڈال کر ایک دوسری شکل وصورت میں انسان بنا کر پیدا کیا ۔ پس خدا کی ذات بابرکات کا کیا کہنا جو تمام بنانے والوں سے بہتر وبرتر ہے۔ پھر اس کے بعد یقیناً تم سب کو ایک دن مرنا ہے، پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ ۱۰

اس سلسلے میں سورۂ مبارکہ مومن میں رحم مادر میں نطفے سے لے کر بچے کی تکمیل تک انسان کی خلقت کی مختلف کیفیتوں اور حیثیتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے :

''وہ خدا وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر منجمد خون سے، پھر تم کو بچہ کی شکل میں پیدا کیا، پھر پروان چڑھایا تا کہ تم اپنے شباب اور جوانی تک پہنچو، پھر زندہ رکھا تا کہ بڑھاپے کی منزل تک پہنچو، اور تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس سے پہلے ہی وفات پاجاتا ہے ۔ غرض یہ کہ تم اپنی زندگی کے آخری مقام اور موت کے مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم اس کی قدرت

وحکمت کے سلسلے میں عقل وخرد سے کام لو۔ ١١

سورۂ مبارکہ مومنون ہی میں ایک جگہ فلکیات وموسمیات ، جمادات ونباتات ، زراعت وباغبانی ، سیاحت وتجارت اور علم الحیوانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے :

''اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ سات آسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں ہیں۔ اور ہم نے آسمان سے ایک مقررہ مقدار میں پانی برسایا، پھر اس کو زمین میں حسب ضرورت ومصلحت ٹھہرائے رکھا اور یقیناً ہم اس کو غائب کردینے پر بھی قادر ہیں۔ پھر ہم نے تمہارے لئے اس پانی سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔ اور تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے پیدا کئے اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔ اور ہم نے زیتون کا درخت پیدا کیا جو طور سینا (پہاڑ) پر اگتا ہے، اس سے تیل نکلتا ہے اور وہ کھانے والوں کے لئے سالن بھی ہے۔ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت ونصیحت کا سامان موجود ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے ہم دودھ بنا کر تم کو پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فوائد ومنافع ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انہیں جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے گھومتے پھرتے ہو۔ ١٢

سورۂ مبارکہ واقعۂ میں انسان کی خلقت ، باران رحمت اور آب وآتش وغیرہ کے حوالے سے اپنے الطاف وعنایات کی یاددہانی کراتے ہوئے علم الحیات وعلم نباتات ، فلکیات وموسمیات اور زراعت وغیرہ کی نشاندہی کی گئی ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

''کیا تم نے اس نطفے کو دیکھا ہے کہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو؟ کیا اس سے تم انسان خلق کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں ؟ ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر ومقدر کردیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے جیسے اور لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس شکل وصورت میں پیدا کریں جسے تم بالکل نہیں جانتے۔ اور تم نے پہلی پیدائش کو تو سمجھ ہی لیا ہے، پھر غور وفکر کیوں نہیں کرتے ؟ تم جو کچھ بوتے ہو۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ کیا اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے اور چور چور کردیتے اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ ہم تو مفت میں تاوان اور جرمانے میں پھنس گئے بلکہ ہم تو محروم اور بدنصیب ہی ہیں ۔ کیا تم نے اس پانی کو بھی دیکھا ہے جسے تم پیتے ہو؟ کیا اسے بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنادیں، پس تم شکر کیوں نہیں کرتے ؟ کیا تم نے آگ کو دیکھا ہے؟ جسے تم لکڑی سے

نکالتے ہو؟ کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے آگ کو جہنم کی یاددہانی اور مسافروں کے متاع ومنافع کے لئے قرار دیا ہے [۱۳]

سورۂ مبارکہ یوسف میں فصلوں اور زراعتوں کی پیداوار کو ذخیرہ کرکے گوداموں میں طویل مدت تک محفوظ رکھنے کی تدبیر وترکیب حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی بالیوں اور گچھوں میں ہی پیداوار کو برقرار رکھ کر بتائی گئی ہے اس کا عملی ثبوت اہرام مصر میں ہزاروں سال قبل مدفون افراد کے مقبروں سے صحیح وسالم برآمد ہونے والی بالیوں سمیت اجناس سے مل چکا ہے۔ اور وہ تدبیر عزیز مصر کے ایک خواب کی تعبیر کے سلسلے میں اس طرح بیان کی گئی ہے :

''یوسف نے کہا (اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ متواتر سات برس تک جو کاشتکاری کرتے رہو گے تو اس سے جو فصل کاٹو اس کی پیدوار کو بالیوں ہی میں لگی رہنے دینا (جھاڑنا چھڑانا نہیں) مگر بس اتنا تھوڑا بہت (حسب ضرورت) جو تم کھاؤ۔ پھر اس کے بعد بڑے سخت خشک سالی کے سات برس آئیں گے۔ ان میں تم لوگوں نے جو کچھ ان ساتوں سالوں کے لئے پہلے جمع کررکھا ہے سب کھاجائیں گے مگر صرف اتنا تھوڑا بہت جو تم بیج کے لئے بچا رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب مینھ برسے گا (اور انگور بھی اتنا پھلے گا) کہ اس کو شراب کے لئے نچوڑیں گے۔ [۱۴]

ان آیات بابرکات کے علاوہ بھی ایسی آیتیں بہت کثیر تعداد میں ہیں جن میں زمین و آسمان، کوہ وبیابان ، دشت ودر، بحر وبر، شمس وقمر، آب وآتش ، اشجار واثمار ، وغیرہ کے حوالے سے حیات وکائنات کی تخلیق کا ذکر کرکے انسانی وسائنسی علوم وفنون کے مبانی ومبادی اور مراکز ومنابع کی نشاندہی کی گئی ہے ۔ خاص طور سے سورۂ مبارکہ رحمٰن، سورہ مبارکہ دہر و سورہ مرسلات اور بیسویں پارے کی متعدد سورتوں مثلاً سورۂ نبا، سورۂ نازعات ،سورۂ عبس ، سورہ تکویر، سورۂ انفطار، سورہ انشقاق، سورہ شمس اور سورۂ زلزال میں حیات وکائنات کے نکات ومضمرات اور اسرار ورموز کے پس منظر وپیش منظر میں خدا کی قدرت وحکمت اور کرامات وکمالات کے بڑے موثر اور محرک اشارے موجود ہیں۔ اور ایسی تمام آیات بابرکت رہتی دنیا تک ذی علم ودانش ،تمام اہل فکر ونظر ، صاحبان عقل وخرد، ارباب شعور وادراک ، اصحاب ذکر وشکر اور جماعت تدبیر وتدبر نیز شائقین تحقیق وتدقیق کے ذوق انکشاف وشوق ایجاد کے جوش وجذبہ کو تیز اور مہمیز کرتی رہیں گی۔

حوالے:

۱۔قرآن کریم،سورہ انعام ،آیت ۵۹

۲۔ قرآن کریم،سورہ یونس ،آیت ۶۱

۳۔قرآن کریم،سورہ سبا،آیت ۳

۴۔قرآن کریم،سورہ محمدؐ،آیت ۲۴

۵۔قرآن کریم،سورہ بقرہ،آیت ۱۶۴

۶۔قرآن کریم،سورہ نحل ،آیت ۳ تا ۱۷

۷۔قرآن کریم،سورہ نحل،آیت ۶۵ تا ۶۹

۸۔قرآن کریم،سورہ نحل آیت ۷۸ تا ۸۱

۹۔قرآن کریم،سورہ حج ،آیت ۵ تا ۷

۱۰۔قرآن کریم،سورہ مومنون ،آیت ۱۲ تا ۱۶

۱۱۔قرآن کریم،سورہ مومن،آیت ۶۷

۱۲۔قرآن کریم،سورہ مومنون،آیت ۱۷ تا ۲۲

۱۳۔قرآن کریم،سورہ واقعہ،آیت ۵۸ تا ۷۳

۱۴۔قرآن کریم،سورہ یوسف ،آیت ۴۷ تا ۴۹